وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا

ایک دوسرے پر بڑائی مارنا اور فخر کرنا منع ہے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

ایک دوسرے پر بڑائی مارنا اور فخر کرنا منع ہے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ایک دوسرے پر بڑائی مارنا اور فخر کرنا منع ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اپنی بڑائی بیان کرنا فخر ہے

برادرانِ اسلام! اپنی شیخی اور ناموَری کے لیے اپنی بڑائی بیان کرنا فخر ہے، اور قرآنِ حکیم میں اس کی سخت ممانعت فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا تَفۡرَحۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ﴾[1] "اِتراؤ مت (یعنی بڑائی اور فخر کا اظہار نہ کرو) یقیناً اللہ اِترانے والوں کو دوست (پسند) نہیں رکھتا"!۔

لہذا انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام ومرتبے پر فائز، اور صاحبِ فضیلت کیوں نہ ہو، اسے چاہیے کہ کسی مسلمان بھائی پر اپنی بڑائی بیان نہ کرے، نہ ہی مقام ومنصب کی بنیاد پر فخر کرے، بلکہ تواضُع، عاجزی اور اِنکساری اختیار کرے، اور دوسروں پر خود کو معمولی ظاہر کرے! مصطفی جانِ رحمت ﷺ اللہ تعالی کے

(۱) پ ۲۰، القصص: ۷٦.

حبیب، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار، اور تمام جہاں سے افضل ترین ہونے کے باوُجود، خود کو ہمیشہ عام لوگوں کی طرح ظاہر کرتے، اور رنگ، نسل، زبان، مقام اور منصب کی بنیاد پر کبھی فخر نہیں فرمایا، نہ کبھی اپنی بڑائی بیان کی!۔

اللہ تعالی نے مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس وصف کا قرآنِ پاک میں بھی ذکر فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾[1] "آپ فرما دیجیے کہ ظاہری صُورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنی ظاہری صورتِ بشریّہ کے بیان کا اِظہار، تواضُع (عاجزی وانکساری) کے لیے حکم فرمایا گیا"[2]۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمْدِ وَلاَ فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلاَّ تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ»[3] "میں قیامت کے دن اَولادِ آدم کا سردار ہوں، فخریہ نہیں کہتا، اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا، فخریہ نہیں کہتا، اُس دن کوئی نبی، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے سِوا ایسا نہ ہو گا جو میرے جھنڈے تلے نہ ہو، میں اُن میں پہلا ہوں جن سے زمین کھلے گی (یعنی بروزِ قیامت سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا) فخریہ نہیں فرماتا!"۔

---

(۱) پ١٦، الكهف: ١١٠.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۶، الکہف، زیرِ آیت: ۱۱۰، ص۵۵۶۔

(۳) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٦١٥، صـ٨٢٤.

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنا قَائِدُ المُرسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ»[1] "میں رسولوں کا پیش رو ہوں، فخریہ نہیں کہتا، میں نبیوں میں آخری ہوں، فخریہ نہیں کہتا، اور وہ میں وہ ہوں جو سب سے شَفاعت فرمائے گا، اور میری شَفاعت قبول بھی کی جائے گی، اس کے باوُجود فخریہ نہیں فرماتا!" یعنی یہ بیانِ اظہار بطور بڑائی وفخر نہیں، بلکہ بطَور شُکرِ نعمت ہے!۔

بزرگانِ دین کے عمل کو بنیاد بناکر بڑائی اور فخر کا اظہار کرنا

میرے محترم بھائیو! بسا اَوقات بعض لوگوں کا اندازِ گفتگو انتہائی تکبُرانہ ہوتا ہے، وہ اپنی چال ڈھال اور رہن سہن سے بھی بڑائی اور فخر کا اظہار کرتے ہیں، لیکن جب انہیں اس چیز سے روکا جائے، یا ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے، تو ان کا کہنا ہوتا ہے کہ ہم تکبّر وبڑائی نہیں بلکہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا اظہار کر رہے ہیں، اور بطَور دلیل کہتے ہیں کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور فُلاں فُلاں بزرگ نے بھی تو ایسا ایسا کہا، اور فرمایا: «وَلَا فَخْرَ»[2] "فخریہ نہیں کہتا"۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اپنے دائرے میں رہیں اور بڑوں سے اپنا مقابلہ نہ کریں! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جو بھی فرمایا اللہ عزّ وجلّ کے حکم سے فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾[3] "اور وہ رسول کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے، وہ تو نہیں مگر اللہ کی طرف سے وحی جواُن پر کی جاتی ہے"۔ اس میں خواہشاتِ نفس کا عمل دخل

---

(١) "سنن الدارمي" باب ما أعطي النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الفضل، ر: ٤٩، ١/ ٤٠.
(٢) المرجع نفسه.
(٣) پ٢٧، النجم: ٣، ٤.

بالکل نہیں، جبکہ ہمارے ایسا کرنے میں خواہشِ نفس کے عمل دخل کا سو فیصد اِمکان ہے، لہٰذا رسولِ اکرم ﷺ یا دیگر بزرگانِ دین سے اپنا مقابلہ کرنا، اور ان کے عمل کو بنیاد بناتے ہوئے بڑائی اور فخر کا اظہار کرنا، ہمیں کسی طَور پر زیب نہیں دیتا!!

اپنی بڑائی اور فخر چاہنا گمراہی کا سبب ہے

عزیزانِ محترم! مسلمانوں پر اپنی بڑائی اور فخر چاہنا گمراہی کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ یَتَکَبَّرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ﴾(۱) "اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دُوں گا، جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں!"۔

بڑائی چاہنے والے کو اللہ تعالی ناپسند فرماتا ہے

ایک دوسرے پر بڑائی اور فخر کا اظہار کرنے والے، اور دوسروں کو حقیر سمجھنے والے کو اللہ تعالی ناپسند فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرًا﴾(۲) "یقیناً اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اِترانے والا، بڑائی مارنے والا!"۔

شیطان اپنے تکبّر اور بڑائی کی وجہ سے بارگاہِ خداوندی سے مَردود ہوا

حضراتِ گرامی قدر! شیطان لعین اپنے تکبّر، بڑائی اور حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر کی وجہ سے بارگاہِ خداوندی سے مَردود ہوا، اور دونوں جہاں میں ملعون ٹھہرا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُکَ ؕ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاہۡبِطۡ مِنۡہَا فَمَا یَکُوۡنُ لَکَ اَنۡ تَتَکَبَّرَ فِیۡہَا فَاخۡرُجۡ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیۡنَ﴾(۳) "اللہ تعالی نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھے روکا کہ تُو

---

(۱) پ۹، الأعراف:۱۴۶.

(۲) پ۵، النساء:۳۶.

(۳) پ۸، الأعراف: ۱۲، ۱۳.

نے سجدہ نہ کیا؟ جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا! (شیطان) بولا کہ میں اِس سے بہتر ہوں؛ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اِسے مٹّی سے بنایا! فرمایا کہ تُو یہاں سے اُتر جا، تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے، نکل تُو ہے ذِلّت والوں میں!"۔

شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ابلیس (شیطان) نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو خاک کا پُتلا کہہ کر اُن کی تحقیر کی، اور اپنے آپ کو آتشی مخلوق کہہ کر اپنی بڑائی اور تکبُّر کا اِظہار کیا، اور سجدۂ آدم سے انکار کیا، درحقیقت شیطان کے اس انکار کا باعث اُس کا تکبُّر (بڑائی اور فخر) تھا، اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تکبُّر وہ بُری شَے ہے کہ بڑے سے بڑے بلند مَراتب ودَرجات والے کو ذلّت کے عذاب میں گرفتار کر دیتی ہے، بلکہ بعض اَوقات تکبُّر کفر تک پہنچا دیتا ہے، اور تکبُّر کے ساتھ ساتھ جب محبوبانِ بارگاہ الٰہی کی توہین اور تحقیر کا بھی جذبہ ہو، تو پھر تو اس کی شَناعت وخباثت اور بے پناہ منحوسیت کا کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا! اور اُس کے ابلیس لعین ہونے میں کوئی شک وشبہ کیا ہی نہیں جا سکتا! اس لیے اُن لوگوں کو عبرت آموز سبق لینا چاہیے جو بزرگانِ دین کی توہین کر کے، اپنی عبادتوں پر اِظہارِ تکبُّر کرتے رہتے ہیں، کہ وہ اس دَور میں ابلیس کہلانے کے مستحق نہیں تو پھر کیا ہیں؟!"[1]۔

فرعون کے عبرتناک انجام کی وجہ "بڑائی چاہنا" ہے

عزیزانِ مَن! فرعون کا وُجود آج ساری دنیا کے لیے نشانِ عبرت ہے، اس کے اس عبرتناک انجام کی وجہ بھی بے جا بڑائی چاہنا تھا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝٣٩ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(۱) "غرائب القرآن" خلافتِ آدم علیہ السلام، صـ۲۵۵۔

﴿الظّٰلِمِیْنَ﴾[1] "اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی، اور سمجھے کہ انہیں ہماری طرف پھرنا نہیں! تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا، تو دیکھو کیسا انجام ہوا ستم گاروں کا!"۔

بڑائی چاہنے والوں کے لیے آخرت میں سخت عذاب ہے

حضراتِ گرامی قدر! اپنے مال ودَولت، اَولاد، گھر بار اور دفتر کی آرائش کی بنیاد پر دوسرے مسلمان بھائیوں پر بڑائی اور فخر چاہنے والے کے لیے، آخرت میں سخت اور دردناک عذاب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ﴾[2] "جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود، اور آرائش، اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا، اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے، اُس بارش کی طرح جس کا اُگایا سبزہ کسانوں کو بھایا، پھر سوکھا کہ تو اُسے زرد حالت میں دیکھے، پھر رَوندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا، اور (بڑائی چاہنے والوں کے لیے) آخرت میں سخت عذاب ہے!"۔

اپنے مسلمان بھائیوں پر بڑائی اور فخر چاہنے کی ممانعت

جانِ برادر! حدیثِ پاک میں اپنے مسلمان بھائیوں پر اپنی بڑائی یا فخر چاہنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا، حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ

---

(1) پ۲۰، القصص: ۳۹، ۴۰.

(2) پ۲۷، الحديد: ۲۰.

عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ»[1] "یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی، کہ تم لوگ عاجزی کرو، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی کے سامنے فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "عجز واِنکسار اختیار کرو! تاکہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر تکبّر نہ کرے، نہ مال میں، نہ نَسَب وخاندان میں، نہ عزّت یا جتھّہ میں۔ اور کوئی مسلمان کسی بندے پر ظلم نہ کرے، نہ مؤمن پر، نہ کافر پر، ظلم سب پر حرام ہے، مگر تکبُّر وفخر مسلمان پر حرام ہے، مسلمان کا کفّار کے سامنے فخر کرنا عبادت ہے؛ کہ یہ نعمتِ ایمان کا شکر ہے"[2]۔

اپنی پارسائی کا اظہار بھی بڑائی ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اپنی عظمت وپارسائی کا اظہار بھی بڑائی مارنا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ﴾[3] "تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ! وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں!"۔

بڑائی کے اظہار پر مبنی نام رکھنا منع

اسی طرح جن ناموں میں بڑائی کا اظہار ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وہ نام رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے، جیسے حضرت سیّدنا محمد بن عَمرو بن عطاء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنی بیٹی کا نام "برّہ" رکھا، تو مجھ سے حضرت سیّدہ زینب بنتِ ابو سلَمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس نام کو رکھنے سے منع فرمایا ہے، میرا نام

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة ونعيمها وأهلها، ر: ٧٢١٠، صـ١٢٤٢.

(٢) "مرآۃ المناجیح" فخر وتعصّب کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۸۹۸، ۶/۳۹۹۔

(٣) پ٢٧، النجم: ٣٢.

بھی پہلے بَرّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ» "اپنا تزکیہ (یعنی بڑائی اور پارسائی بیان) نہ کرو؛ (کیونکہ) اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ تم میں کون نیکوکار ہے!" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی کہ پھر ہم اُس کا کیا نام رکھیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «سَمُّوهَا زَيْنَبَ»[1] تم اُس کا نام (بدل کر) "زینب" رکھ دو!"۔

بڑائی اور فخر کے اظہار کی غرض سے علم حاصل کرنا

حضراتِ ذی وقار! علمائے کرام سے مقابلہ کرنے، اور عام لوگوں کے سامنے بڑائی اور فخر کا اظہار کرنے کی غرض سے علم تک حاصل کرنا بھی منع ہے، اور ایسا کرنے والے کے لیے عذابِ جہنم کی وعید ہے، حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: «مَنْ طَلَبَ العِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ العُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ»[2] "جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے، یا کم علم لوگوں سے اُلجھے، اور لوگوں کو علم کے ذریعہ اپنی طرف مائل کرے، اللہ تعالی ایسے شخص کو جہنم میں داخل فرمائے گا!"۔

کسی مسلمان پر اپنی بڑائی کا اِظہار، ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے

جانِ برادر! کسی مسلمان پر اپنی بڑائی کا اِظہار، ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الآداب، ر: ٥٦٠٩، صـ ٩٥٥.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ر: ٢٦٥٤، صـ٦٠٣.

اللهُ»[1] "جس نے اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کی، اللہ تعالی اسے بلندی عطا فرمائے گا! اور جس نے مسلمان بھائی پر بڑائی کا اظہار کیا، اللہ تعالی اسے ذلیل ورُسوا کردے گا!"۔

بڑائی اور فخر کی ہوَس نِفاق میں اِضافہ کا باعث ہے

حضراتِ ذی وقار! مال ودَولت کی کثرت اور بڑائی وفخر کی ہوَس، نِفاق میں اِضافہ کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الجْاهِ وَالمالِ يُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الماءُ الْبَقْلَ»[2] "حُبِ جاہ (بڑائی، فخر) اور مال کی (بے جا) محبت، نِفاق کو دل میں اس طرح پیدا کرتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے"۔

حضرت سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "جان لو کہ جس پر حُبِّ جاہ (بڑائی وفخر کی ہوَس) غالب آجائے، وہ لوگوں کی رِعایت (خوشامد وچاپلوسی اور غیر ضروری دیکھ بھال) میں لگا رہتا ہے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے، اور ان کے لیے رِیاکاری کرتا ہے، اپنے قول وفعل میں اس بات کا خیال رکھتا ہے، جو لوگوں کے نزدیک اِس کی قدر ومَنزِلت بڑھائے، اور یہی بات مُنافقت کا بیج اور فساد کی جڑ ہے!"[3]۔

شیطان کی راہ

حضراتِ محترم! جن لوگوں کی بڑی بڑی دکانیں (Shops)، شاپنگ مالز (Shopping Malls) اور دیگر کاروباری مراکز (Business Centers)

---

(١) "المعجم الأوسط" بقية من اسمه محمد، ر: ٧٧١١، ٥/ ٣٩٠.

(٢) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" كتاب النكاح، الكبيرة ٢٥٣ ...إلخ، ٢/ ٤٤.

(٣) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ الجاه والرياء، بيان علاج حبّ الجاه، ٣/ ٣٠٤.

ہیں، اگر ان کا وہاں جاکر بیٹھنا صرف رزقِ حلال کی تلاش کے لیے ہے تو باعثِ اجر وثواب ہے، اور اگر وہاں بیٹھنا اپنی شان وشوکت اور بڑائی کے اِظہار کے طَور پر ہو، تو شیطان کی راہ پر چلنے کے مترادِف ہے۔ حضرتِ سیّدنا کعب بن عُجْرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قریب سے گزرا، تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے اس کا عزم اور گرمجوشی دیکھ کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاش اس کا یہ حال راہِ خدا میں ہوتا! تو رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَاراً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ»(1) "اگر یہ شخص اپنے بچوں کے لیے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ راہِ خدا میں ہے، اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لیے رزق کی تلاش میں نکلا ہے، تب بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے، اور اگر یہ دِکھاوے اور بڑائی کے اِظہار کے لیے نکلا ہے، تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے"۔

تکبُّر اور بڑائی کا اظہار صرف اللہ تعالی کی شان ہے

میرے محترم بھائیو! تکبُّر اور بڑائی کا اظہار صرف اللہ ربّ العالمین کی شان ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِداً مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ»(2) "بڑائی میری چادر اور عظمت میرا اِزار (تہبند) ہے، جس نے ان میں

---

(1) "المعجم الكبير" الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن ...إلخ، ر: ٢٨٢، ١٩/ ١٢٩.

(2) "سنن أبي داود" كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ر: ٤٠٩٠، صـ٥٧٧.

سے ایک بھی مجھ سے چھیننا چاہی، میں اُسے جہنّم کی آگ میں پھینک دوں گا!"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "کبریٰ سے مراد ذاتی بڑائی ہے، اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی (ہے)، (حدیثِ پاک میں) چادر اور تہبند فرمانا ہم کو سمجھانے کے لیے ہے، کہ جیسے ایک چادر، ایک تہبند دو ۲ آدمی نہیں پہن سکتے، یونہی عظمت و کبریائی سِوائے میرے (سوائے اللہ تعالی کے) دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی!"[1]۔

اپنے مسلمان بھائیوں کو کمتر نہ جانیں!

حضراتِ ذی وقار! ہمیں چاہیے کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے فرمانبردار بندے بن جائیں، عاجزی وانکساری اختیار کریں، اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے سے کمتر، اور خود کو اُن سے برتر نہ جانیں! اللہ تعالی کا عاجز اور متواضع بندہ بن کر رہیں، دل سے عاجزی اختیار کریں، کسی سے نفرت نہ کریں، بدحال لوگوں کو حقارت سے نہ دیکھیں، ضرورتمندوں کو نہ دُھتکاریں، غریبوں کے لیے اپنے دلوں کو کشادہ رکھیں، انہیں اپنے دسترخوان پر اپنے برابر میں جگہ دیں، ممکن حد تک ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، اپنے غریب رشتہ داروں اور ہمسائیوں میں سے کوئی بیمار ہو تو ان کی عیادت کریں، اگر وہ لوگ کسی دعوت پر مدعو کریں تو انہیں غریب یا حقیر سمجھ کر نظر انداز نہ کریں!!۔

اگر آپ کوئی امیر کبیر شخصیت، بزنس آئی کون (Business Icon) یا سیاستدان (Politician) ہیں، تو گھر سے باہر نکلتے وقت پورا لاؤ لشکر لے کر، رعُونت کا مُظاہرہ ہرگز نہ کریں! وی آئی پی موومنٹ (VIP Movement) کے نام پر لوگوں کے کاروبار اور راستے ہرگز بند نہ کروائیں، پروٹوکول (Protocol) کے نام

(۱) "مرآۃ المناجیح" غصّہ اور غرور کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۵۱۱۰، ۶/۵۱۳۔

پر عوام سے دُور رہ کر امتیازی حیثیت اختیار نہ کریں، خود کو اُن سے بَرتر نہ جانیں، اور عوام میں گھل مل کر اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں!۔

تحدیثِ نعمت کے نام پر تفاخُر اور بڑائی کا اِظہار مت کرو

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! تحدیثِ نعمت کے نام پر تفاخُر اور بڑائی کا اِظہار ہرگز نہ کریں، اپنے عالی شان گھروں، نت نئے ماڈل کی گاڑیوں، بڑے بڑے ہوٹلوں میں پُر تعیش دعوتوں، اور فُضول خرچی واِسراف پر مبنی شادیوں کی تشہیر نہ کریں، ملک کے ناموَر مقرّروں اور نعت خوانوں کو بُلوا کر کی گئ محفلِ نعت کی ویڈیوز (Videos) کو سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپلوڈ (Upload) کرنے سے گریز کریں؛ کیونکہ ایسا کرنا غریبوں کو تکلیف واِیذا پہنچانے، اور ان کی حسرتوں اور اِحساسِ محرومی کو بڑھانے کا باعث ہے، خدارا ان غریبوں کے حال پر رحم کریں، اپنی عیّاشیوں کا سلسلہ ختم کریں، اپنے برانڈڈ کپڑوں (Branded Clothes) اور جوتوں پر مشتمل واٹس ایپ اسٹیٹس (Whatsapp Status) نہ لگائیں؛ کیونکہ مہنگائی کی ماری غریب عوام دو ۲ وقت کی روٹی، اور اپنی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے سے بھی قاصر ہے، یہ بے چارے پہلے ہی مَصائب وآلام کا شکار اور تکلیف میں مبتلا ہیں، لہذا ان کی تکلیف میں اِضافہ نہ کریں، اپنی بڑائی اور تفاخُر کو تحدیثِ نعمت کا نام ہرگز نہ دیں، اور اسلامی تعلیمات کی آڑ میں اپنے نفس کی تسکین کا سامان نہ کریں!!

اگر آپ غریب اور محروم طبقے کی مدد نہیں کر سکتے، تو کم از کم اپنی عیّاشیوں اور فُضول خرچی واِسراف کا اشتہار تو نہ لگائیں، اگر آپ اپنے نام نہاد اسٹیٹس (Status) کے ہاتھوں اتنے ہی مجبور ہیں، تو کم از کم یہ اِسراف وفُضول خرچیاں اور عیّاشیاں چُھپ کر کریں؛ تاکہ مُعاشرے کے غریب اور محروم طبقے کے اِحساسِ محرومی میں اِضافہ نہ ہو،

اور جو نعمتیں ان بے چاروں کو حاصل ہیں اسی میں صبر و شکر کر لیا کریں!

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ دنیادار تو رہے ایک طرف، بدقسمتی سے آج دینی طبقہ بھی اس بُرائی میں بڑی تیزی سے ملوّث ہوتا جا رہا ہے، بڑے بڑے علماء اور مشہور پیروں، گدّی نشینوں اور نعت خوانوں کو دیکھا گیا ہے، کہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی اور معمولی سے معمولی سرگرمی کو بھی سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپلوڈ (Upload) کرنا نہیں بھولتے!

اسی طرح ہمارے بعض علماء و مبلّغین، پیرانِ عظام اور مذہبی پیشوا، اپنے عقید تمندوں، کارکنوں، شاگردوں اور مُریدوں کے نذرانوں اور چندے (Donations) کے پیسوں سے دنیا بھر میں سیر سپاٹے کرتے ہیں، ائیرپورٹ (Airport)، کیفے ٹیریا (Cafeteria)، بس (Bus)، ٹرین (Train)، پارک (Park) اور تاریخی مقامات (Historical Places) سمیت پَل پَل کی ویڈیوز (Videos) بناتے، شیئرَ (Share) کرتے، اور اپنی موج مستیوں سے دوسروں پر بڑائی اور فخر کا اِظہار کرتے ہیں، اپنی شہرت، بینَ الاَقوامی رابطوں اور سیاسی اثر و رُسوخ کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، اپنے مال و دَولت اور تھانہ وکچہری میں تعلقات کی بنیاد پر اپنے سے کمزوروں پر دھونس جماتے اور انہیں دھمکاتے بھی ہیں، یہ طرزِ عمل بحیثیت مسلمان ہمیں کسی طَور پر زیب نہیں دیتا، لہذا ایک اچھے مسلمان بنیں، اور عاجزی وانکساری اختیار کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ایک دوسرے پر بڑائی اور فخر چاہنے سے بچا، عاجزی وانکساری اپنانے کی توفیق عطا فرما، غرور و تکبُر سے نَجات عطا فرما، اَخلاقی پستی اور زوال کا شکار ہونے سے بچا، اور تقویٰ و پرہیز گاری کی دَولت سے مالا مال فرما!۔

اے اللہ ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم ! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی ! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا

بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.